



## سوال

(233) ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہما کا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے نکاح

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا یہ ثابت ہے کہ سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی بیٹی ام کلثوم سے نکاح کیا تھا؟ اہل سنت اور شیعہ دونوں فریقوں کی کتابوں سے تحقیق کر کے ثبوت پیش کریں۔

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جی ہاں! یہ نکاح ثابت ہے اور اس کے مستند حوالے فریقین کی کتابوں سے پیش خدمت ہیں:

۱: ثعلبہ بن ابی مالک (القرظی) رحمہ اللہ ورضی عنہ سے روایت ہے کہ

”عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مدینہ کی خواتین میں کچھ چادر میں تقسیم کیں۔ ایک نئی چادر بچ گئی تو بعض حضرات نے جوپ کے پاس ہی تھے کہا: یا امیر المؤمنین! یہ چادر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نواسی کو دے دیجئے، جو آپ کے گھر میں ہیں۔ ان کی مراد (آپ کی بیوی) ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہا سے تھی لیکن عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ ام سلیط رضی اللہ عنہا اس کی زیادہ مستحق ہیں۔“ (صحیح بخاری: ۲۸۸۱، ترجمہ محمد داود راز، مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ۲/۳۱۲)

صحیح بخاری کے اس حوالے سے ثابت ہوا کہ ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہما سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں۔

۲: نافع مولیٰ ابن عمر سے روایت ہے کہ ”ووضعت جنازۃ ام کلثوم بنت علی امرأۃ عمر بن الخطاب وابن لما یقال لہ زید“

اور عمر بن خطاب کی بیوی ام کلثوم بنت علی کا جنازہ رکھا گیا اور اس کے بیٹے کا جنازہ رکھا گیا جسے زید (بن عمر بن الخطاب) کہتے تھے۔ (سنن النسائی ۴/۱-۲ ح ۱۹۸۰، وسندہ صحیح و صحیح ابن الجارود بروایۃ: ۵۳۵ وسندہ النووی فی المجموع ۵/۲۲۳، وقال ابن حجر فی التلخیص الجیر ۲/۳۶ ح ۸۰۴: ”واسنادہ صحیح“)

نیز دیکھئے میری کتاب: نور العینین (ص ۱۱۳)



۳: مشہور ثقہ تابعی امام الشیبی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ

”عن ابن عمر انہ صلی علی انبیہ وامہ ام کلثوم بنت علی.....“

ابن عمر (رضی اللہ عنہما) نے اپنے بھائی (زید بن عمر) اور اس کی والدہ ام کلثوم بنت علی (رحمہما اللہ) کا جنازہ پڑھا۔ (مسند علی بن الجعد: ۵۹۳ و سندہ صحیح، دوسرا نسخہ: ۵۷۴)

امام شیبی سے دوسری روایت میں آئی ہے کہ ابن عمر (رضی اللہ عنہما) نے ام کلثوم بنت علی اور ان کے بیٹے زید (یعنی اپنے بھائی) کا جنازہ پڑھا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ۳/۱۵۳ ح ۱۱۵۷، سندہ صحیح، دوسرا نسخہ: ۱۱۶۹۰)

۴: عبد اللہ البی رحمہ اللہ (تابعی صدوق) سے روایت ہے کہ ”شہدت ابن عمر صلی علی ام کلثوم وزید بن عمر بن الخطاب.....“ میں نے دیکھا کہ ابن عمر (رضی اللہ عنہما) نے ام کلثوم اور زید بن عمر بن الخطاب کا جنازہ پڑھا..... (طبقات ابن سعد ۸/۳۶۳ و سندہ حسن)

اس جنازے کے بارے میں عمار بن ابی عمار (ثقفہ و صدوق) نے کہا کہ میں بھی وہاں حاضر تھا۔ (طبقات ابن سعد ۸/۳۶۵ و سندہ صحیح)

۵: درج بالا چار صحیح روایات کی تائید میں ائمہ اہل بیت اور علمائے کرام کے کچھ اقوال اور مزید حوالے پیش خدمت ہیں:

امام علی بن الحسین: زین العابدین رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ”ان عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما خطب الی علی رضی اللہ عنہما ام کلثوم فقتال: انکھنبا، فقتال علی: انی ارصد بالان اخی عبد اللہ بن جعفر فقتال عمر: انکھنبا فواللہ ما من الناس احد یرصد من امرہا ما ارصدہ، فانکح علی فاتی عمر الماجریں فقتال: الاتنونی؟ فقلوا: بن یا امیر المؤمنین؟ فقتال: بام کلثوم بنت علی و ابنتہ فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم.....“

بے شک عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما نے علی رضی اللہ عنہما سے ام کلثوم کا رشتہ مانگا، کہا: اس کا نکاح میرے ساتھ کر دیں۔ تو علی (رضی اللہ عنہما) نے فرمایا: میں اسے اپنے بھتیجے عبد اللہ بن جعفر (رضی اللہ عنہما) کے لئے تیار کر رہا ہوں۔ پھر عمر (رضی اللہ عنہما) نے کہا: اس کا نکاح میرے ساتھ کر دیں کیونکہ اللہ کی قسم! جتنی مجھے اس کی طلب ہے لوگوں میں سے کسی کو اتنی طلب نہیں ہے۔ (یا مجھ سے زیادہ اس کے لائق دوسرا کوئی نہیں ہے۔)

پھر علی (رضی اللہ عنہما) نے اسے (ام کلثوم) ان (عمر) کے نکاح میں دے دیا۔ پھر عمر (رضی اللہ عنہما) ماجریں کے پاس آئے تو کہا: کیا تم مجھے مبارکباد نہیں دیتے؟

انھوں نے بوجھا: اے امیر المؤمنین! کس چیز کی مبارکباد؟

تو انھوں نے فرمایا: فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی ام کلثوم بنت علی (رضی اللہ عنہما) کے ساتھ شادی کی مبارکباد..... (المستدرک للحاکم ۳/۳۲ ح ۳۶۸۴ و سندہ حسن، وقال الحاکم: ”صحیح الاسناد“ وقال الذہبی: ”منقطع“ السیرة لابن اسحاق ص ۲۷۵-۲۷۶ و سندہ صحیح)

علی بن الحسین بن ابی طالب رحمہ اللہ تک سند حسن لذاتہ ہے، جو کہ ائمہ اہل بیت میں سے تھے اور ان کی یہ روایت سابقہ احادیث صحیحہ کی تائید میں ہے۔

۶: امام محمد بن علی بن الحسین الباقربو جعفر رحمہ اللہ نے فرمایا:

عمر نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما سے ان کی بیٹی ام کلثوم کا رشتہ مانگا تو علی نے فرمایا: میں نے اپنی بیٹیاں بنو جعفر (جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہما کی اولاد) کے لئے روک رکھی ہیں تو انھوں (عمر رضی اللہ عنہما) نے کہا: آپ میرے ساتھ ان (ام کلثوم) کا نکاح کر دیں کیونکہ اللہ کی قسم! روئے زمین پر میرے علاوہ دوسرا کوئی بھی ان کی حسن معاشرت کا طلبگار نہیں ہے۔ پھر علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ”تقد انکھنبا“ میں نے اس کا نکاح آپ کے ساتھ کر دیا۔ الخ (سنن سعید بن منصور ۱/۳۶ ح ۵۲۰ و سندہ صحیح، طبقات ابن سعد

۷: عاصم بن عمر بن قتادہ الدہنی (ثقہ عالم بالفارسی) رحمہ اللہ نے فرمایا: عمر بن الخطاب نے علی بن ابی طالب سے ان کی لڑکی ام کلثوم کا رشتہ مانگا، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی فاطمہ کی بیٹی تھیں "فزوجھا یاہ" پھر انھوں (علی رضی اللہ عنہ) نے اس (ام کلثوم رضی اللہ عنہا) کا نکاح ان (عمر رضی اللہ عنہ) سے کر دیا۔ (السیرة لابن اسحاق ص ۲۷۵ و سندہ حسن)

۸: محمد بن اسحاق بن یسار امام المغازی رحمہ اللہ نے فرمایا:

"وتزوج ام کلثوم ابنت علی من فاطمة ابنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمر بن الخطاب فولدت له زید بن عمرو وامرأة معه فمات عمر عنہا۔"

علی اور فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی ام کلثوم کا نکاح عمر بن الخطاب سے ہوا تو ان کا بیٹا زید بن عمر (بن الخطاب) اور ایک لڑکی پیدا ہوئے پھر عمر (رضی اللہ عنہ) فوت ہو گئے اور وہ آپ کے نکاح میں تھیں۔ (السیرة لابن اسحاق ص ۲۷۵)

۹: عطاء الخراسانی رحمہ اللہ نے کہا:

عمر (رضی اللہ عنہ) نے ام کلثوم بنت علی کو چالیس ہزار کا مہر دیا تھا۔ (طبقات ابن سعد ۸/۲۶۳-۲۶۶)

اس روایت کی سند عطاء الخراسانی تک حسن ہے۔

۱۰: امام ابن شہاب الزہری رحمہ اللہ (تابعی) نے فرمایا:

"واما ام کلثوم بنت علی فتزوجا عمر بن الخطاب فولدت له زید بن عمر....." اور ام کلثوم بنت علی سے عمر بن الخطاب (رضی اللہ عنہما) نے شادی کی تو ان کا بیٹا زید بن عمر پیدا ہوا..... (تاریخ دمشق لابن عساکر ۲/۳۳۲ و سند حسن)

ان کے علاوہ اہل سنت کی کتابوں میں اور بھی بہت سے حوالے ہیں جن سے ہمارے عنوان کا ثبوت ملتا ہے اور متعدد کبار علماء نے اس کی صراحت کر رکھی ہے کہ ام کلثوم بنت علی کا نکاح سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے ہوا تھا۔ مثلاً دیکھئے

۱: التاريخ الاوسط للبخاری (۱/۶۷۲ ج ۳، ۳۷۹، ص ۶۷۴ ج ۳، ۳۸۰، ۳۸۱)

۲: کتاب الجرح والتعديل لابن ابی حاتم (۳/۵۶۸)

۳: طبقات ابن سعد (۳/۲۶۵)

۴: کتاب الثقات لابن حبان (۲/۲۱۶)

اہل سنت کے درمیان اس مسئلے پر کوئی اختلاف نہیں بلکہ اجماع ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی بیٹی ام کلثوم سے نکاح کیا تھا۔

اب شیعہ امامیہ اثناعشریہ کی کتابوں سے دس حوالے پیش خدمت ہیں:

۱: ابو جعفر الطوسی نے کہا:



”حمید بن زیاد عن ابن سمان عن محمد بن زیاد عن عبد اللہ بن سنان و معاویہ بن عمار عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال : ..... ان علیاً ما تونی عمراتی ام کلثوم فانطق بہا لی یتہ“

ابو عبد اللہ (جعفر الصادق) علیہ السلام سے روایت ہے کہ..... جب عمر فوت ہوئے تو علی آئے اور ام کلثوم کو اپنے گھر لے گئے۔ (الفروع من الکافی ۱۱۵/۶)

اس روایت کی سند شیعہ کے اصول سے صحیح ہے۔ اس کے تمام راویوں مثلاً حمید بن زیاد، حسن بن محمد بن سماعہ اور محمد بن زیاد عرف ابن ابی عمیر کے حالات امامتانی (شیعہ) کی کتاب: تنقیح المقال میں موجود ہیں۔

۲: ابو جعفر الکلینی نے کہا:

”علی بن ابراہیم عن ابیہ عن ابن ابی عمیر عن ہشام بن سالم وحماد عن زرارة عن ابی عبد اللہ علیہ السلام ی تزویج ام کلثوم فقال : ان ذلک فرج غضبناہ“

ابو عبد اللہ علیہ السلام (جعفر صادق رحمہ اللہ) سے روایت ہے کہ انھوں نے ام کلثوم کی شادی کے بارے میں کہا: یہ نثر مگاہ ہم سے پھین لی گئی تھی۔ (الفروع من الکافی ۳۳۶/۵)

اس روایت کی سند بھی شیعہ اصول سے صحیح ہے۔ اس کے راویوں علی بن ابراہیم بن ہاشم القمی وغیرہ کے حالات تنقیح المقال میں مع توثیق موجود ہیں۔

تنبیہ:

اہل سنت کے نزدیک یہ روایت موضوع ہے اور امام جعفر صادق رحمہ اللہ اس سے بری ہیں۔

۳: ابو عبد اللہ جعفر الصادق رحمہ سے روایت ہے کہ جب عمر فوت ہو گئے تو علی نے آکر کلثوم کا ہاتھ پکڑا اور انھیں اپنے گھر لے گئے۔ (الفروع من الکافی ۱۱۵/۶-۱۱۶)

۴: ابو جعفر محمد بن الحسن الطوسی نے ”الحسین بن سعید عن النضر بن سويد عن هشام بن سالم عن سليمان بن خالد“ کی سند کے ساتھ نقل کیا کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام (جعفر الصادق رحمہ اللہ) نے فرمایا: جب عمر فوت ہوئے تو علی علیہ السلام نے آکر ام کلثوم کا ہاتھ پکڑا پھر انھیں اپنے گھر لے گئے۔ (الاستبصار فیما اختلف من الاخبار ۳/۴۲ ح ۱۲۵۸)

اس روایت کی سند بھی شیعہ اسماء الرجال کی رو سے صحیح ہے۔

۵: ان کے علاوہ درج ذیل کتابوں میں بھی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے ام کلثوم کے نکاح کا ذکر موجود ہے: تہذیب الاحکام ۸/۱۶۱، ۲۶۲/۹

۶: الشافی للسید المرتضیٰ علم الہدی (ص ۱۱۶)

۷: مناقب آل ابی طالب لابن شہر آشوب (۳/۱۶۲)

۸: کشف الغم فی معرفۃ الائمة لاربعی (ص ۱۰)

۹: مجالس المؤمنین للزر اللہ الشوستری (ص ۷۶)

۱۰: حدیث الشیعہ لاربعی (ص ۲۷۷)

نیز دیکھئے علامہ احسان الہی ظہیر رحمہ اللہ کی عظمیٰ کتاب: الشیعہ و اہل البیت (ص ۱۰۵-۱۱۰)



خلاصہ یہ کہ اہل سنت اور شیعہ (روافض) دونوں کی مستند کتابوں اور مستند حوالوں سے یہ ثابت ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہا سے نکاح ہوا تھا اور ان سے زید بن عمر بن الخطاب رحمہ اللہ بھی پیدا ہوئے تھے۔

پھر میں ایک عبرت انگیز واقعہ پیش خدمت ہے :

وزیر معز الدولہ احمد بن بویہ شیعہ (یعنی رافضی) تھا۔ (دیکھئے سیر اعلام النبلاء ۱۶/۱۹۰)

اس کی موت کے وقت ایک عالم اس کے پاس گئے تو صحابہ کرام کے فضائل بیان کئے اور فرمایا: بے شک علی علیہ السلام نے اپنی بیٹی ام کلثوم کا نکاح عمر بن خطاب سے کیا تھا۔

اس (احمد بن بویہ) نے اس بات کو بہت عظیم جانا اور کہا: مجھے اس کا علم نہیں تھا۔ پھر اس نے (توبہ کر کے) اپنا اکثر مال صدقہ کر دیا، اپنے غلاموں کو پڑا کر دیا، بہت سے مظالم کی تلافی کر دی اور رونے لگا حتیٰ کہ اس پر غشی طاری ہو گئی۔ (دیکھئے المنتظم لابن الجوزی ۱۳/۸۳ ات ۲۶۵۳)

اہل تشیع سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اس وزیر کی طرح توبہ کر لیں ورنہ یاد رکھیں کہ رب العالمین کے سامنے اپنے تمام اقوال و افعال کا جواب دہ ہونا پڑے گا اور اس دن اللہ کے عذاب سے بچھڑانے والا کوئی نہیں ہے۔

تنبیہ:

سیدنا علی رضی اللہ عنہ، سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا، سیدنا حسن رضی اللہ عنہ، سیدنا حسین رضی اللہ عنہ اور تمام صحابہ کرام کے ساتھ علیہ السلام کے بجائے رضی اللہ عنہ یا رضی اللہ عنہا لکھنا چاہئے اور یہی راجح ہے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

## فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج 2 ص 545

محدث فتویٰ